بقیہ مضمون

"بُغض و تہاجر"

(جو نمبر ۱۲ جلد ۸ سے شروع ہے)

تمسک احادیث و آثار بین اہل تباغض کی غلطی کا بیان

پانچوین حدیث (الحبّ للہ والبغض للہ) مین ان حضرات سے (علاوہ اس غلطی کے جو نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۶۲ – ۶۳ بیان ہوئی ہے) ایک غلطی یا مغالطہ دہی یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک بدہی کی نظر سے بدست آویز جزء دوم حدیث مذکور ایک شخص جس سے انکی کوئی ذاتی غرض ہو

عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقاً سحقاً لمن غیر بعدی۔ (صحیح بخاری صفحہ ۹۷۴)

اور جو صحیحین کی حدیث کوثر مین آیا ہے کہ میری امت کے بعضے لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے پہر وہ ہٹائے جائینگے ۔ مین کہونگا ۔ کہ یہہ تو میرے لوگ ہین ۔ انکے جواب مین کہا جائیگا تو نہین جانتا انہون نے تیرے پیچہے کیا کیہ نکالا ۔ پہر مین بہی کہونگا دور ہون جنہون نے میرے پیچہے تبدیلی کی ۔

یہہ بھی حبط اعمال مین نص نہین ہے اسمین اول تو مسلمان اہل بدعت کا مراد ہونا متعین و متیقن نہین کیونکہ علما کے اسمین تین قول ہین ایک یہہ کہ اسمین مسلمان اہل بدعت مراد ہین دوسرا یہہ کہ منافقین مراد ہین ۔ تیسرا یہہ کہ اسمین وہ لوگ مراد ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہوگئے تھے ۔

امام نووی فرماتے ہین ۔ قاضی عیاض نے کہا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول

بغض کرتے ہین اور اسکے کسی نیکی کے خیال سے بنظر جز اول حدیث مذکور اسکو لائق حب نہین سمجھتے - اور اسی مدہی بلکہ اس سے بڑھکر برائی کی نظر سے دوسرے شخص سے (جس سے انکی کوئی ذاتی غرض متعلق ہو) بلحاظ جز دوم حدیث مذکور بغض نہین کرتے -

قال القاضی هذا دلیل لصحة تاویل من تاول انهم اهل الردة ولهذا قال فیهم سحقا سحقا ولا یقول ذلك فی مذنبی الامة بل یشفع لهم ویهتم لامرهم قال وقیل هؤلاء صنفان احدهما عصاة مرتدون عن الاستقامة عن الاسلام وهؤلاء مبدلون للاعمال الصالحة بالسیئة والثانی مرتدون الی الکفر حقیقة ناکصون علی اعقابهم واسم التبدیل یشمل الصنفین (شرح صحیح مسلم صـ ۲۵۲ جلد ۲)

دُور ہون اس امر کا مؤید ہے - کہ ان لوگون سے مرتد مراد ہین کیونکہ آنحضرتؐ نے انکے حق مین لفظ دُور ہون دور ہون فرمایا ہے یہ لفظ آپ اپنی امت کے گنہگارونکے حق مین نفرمائینگے بلکہ انکے لئے غم کھائینگے - قاضی عیاض نے فرمایا ہے - کہ بعض علما کا یہ قول ہے کہ وہ لوگ دو قسم ہین - ایک گنہگار جو استقامت سے پھر گئے ہون - دوسرے مرتد جو اسلام سے پھرگئے ہون تبدیلی دونون قسم کو شامل ہے

اور قسطلانیؒ نے شرح بخاری مین کہا ہے کہ آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ دُور ہون جنہون نے میرے

(لمن غیّر بعدی) ای دینه لانه لا یقول فی العصاة بغیر الکفر سحقا سحقا بل یشفع لهم ویهتم بامرهم کما لا یخفی - (قسطلانی جلد نہم صـ ۳۷۵)

بعد تبدیلی کی - اس سے یہ مراد ہے کہ انہون نے دین کو بدل دیا ہے مرتد ہو گئے کیونکہ یہ لفظ دُور ہون آپ اپنی امت کے گنہگارون کے حق مین نہ کہینگے - بلکہ انکی شفاعت کرینگے اور انکے حال پر غمناک ہونگے -

اور اگر فرض کرین اور مان لین کہ اس حدیث مین مسلمان اہل بدعت ہی مراد ہین تو بھی اسمین انکے حبط ایمان یا اعمال کا کچھ ذکر نہین ہے تو یہی ہے کہ وہ حوض کوثر سے محروم رہینگے - اور یہ سزا ایسی ہے جسمین تمام گنہگار مسرف ظالم (سنی یا اہلحدیث کیون نہون)

اور اسکی کوئی نہ کوئی نیکی پیش نظر رکھکر بدست آویز جزاول حدیث مذکور اس سے للہ محبت کرنیکے مدعی ہوتے ہین - جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکی حب و بغض انکی نفسانی اور ذاتی اغراض کی تابع ہے - اور اسباب مین انکا حدیث سے تمسک و استدلال غلطی یا مغالطہ دہی ہے -

درحقیقت وہ اسحدیث کی جزاول یا دوم کے پیرو ہوتے تو اس حب یا بغض مین وہ سبھی اشخاص سے مساوات عمل مین لاتے -

وکذلک الظلمة المستهونون فی الجور والظلم (قسطلانی صفحہ ۲۷۱ جلد ۹)

بھی شامل ہین چنانچہ قسطلانی نے شرح بخاری مین بصفحہ ۲۷۵ ذکر کیا ہے

بعض عوام گروہ اہل حدیث اہل بدعت کے ایمان و اعمال کے باطل و بیکار رہنے پر یہ بھی دلیل پیش کرتے ہین کہ اس زمانہ کے اہل بدعت مشرک بھی ہوتے ہین - اور شرکیات کے علاوہ شرک تقلید انمین ایسا جاری و ساری ہے کہ اس سے کوئی بدعتی نہین بچ سکا اور مشرکین کے اعمال کا باطل و بیکار ہونا صریح نص قرآن سے ثابت ہے -

ان بیچارون نے بھی اس دلیل مین دھوکا کھایا اور اونکو کبھی یہ نہین سمجھایا - کہ شرک بھی (کفر کی طرح جسکی تفصیل و تقسیم مضمون کفر و کافر مین بضمن نمبر ۱ جلد ۱۴ رسالہ ہوچکی ہے) دو قسم ہوتا ہے **اعتقادی** جو حقیقی شرک ہے اور **عملی** جو حکمی شرک ہے یعنی مشرکون کا عمل اور گناہ ہونے مین شرک کی مثل ہو - پہ اُسکا مرتکب مشرک خارج از ملت نہین کہلاتا - **اس کی مثال** نماز کو ترک کرنا ہے جسکو خدا تعالےٰ نے قرآن مین مشرکون کا کام ٹھہرایا ہے -

اقیموا الصلوٰة ولا تکونوا من المشرکین
سورۂ روم رکوع ۴

ومعہذا کوئی اہل علم تارک الصلوٰة کو مشرک نہین کہتا - گو اُسکے کافر کہنے مین بعض اہل علم کا اختلاف ہے -

چھٹی حدیث سے تمسک کرنے مین ان حضرات سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ انہون نے محل تغییر و انکار جسکا
مین حکم ہے اس شخص کو سمجھ لیا ہے جسمین کوئی امر منکر (لائق انکار) پایا جاوے اور اس حد
محل تغییر و انکار اس امر کو ٹھہرایا گیا ہے جو لائق انکار ہے اسحدیث کا لفظی ترجمہ یہہ ہے کہ جو شخص

ومن الناس من یتخذ من دون الله اندادًا یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبًا لله (سورۃ البقر رکوع ۲۰)	**دوسری مثال** محبت خدا کی مثل کسی سے محبت کرنا جسکو قرآن مین صاف صاف شرک کہا ہے یہ کوئی ان مسلمانون کو جو اہل سنت اور اہل حدیث کہ

بیوی اور بیٹون کے ساتھہ خدا سے بڑھکر محبت کرتے ہین بیوی بیٹون کے ناجائز فرمائشون کے مقا
مین حکم خدا اور رسول پہ عمل نہین کرتے گواہین در رفع الیدین پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہین خار
از ملت نہین کہتا

تیسری مثال بجز خدا کسی کی قسم کہانا جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرک بتایا ہے

من حلف لغیر الله فقد اشرک (ترمذی ص ۱۹۵)	پھر کوئی غیر خدا کی قسم کہانے والا مشرک خارج ا

از ملت نہین کہلاتا

چوتھی مثال کسی عمل مین ریا کرنا ہے جسکی ادنے مقدار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان یسیر الریاء شرک ( )	شرک ٹہرایا ہے اور اس سے شاید ہزار مسلمان سے

(موحد متبع سنت کیون نہ کہلاتے ہون) ایک بہی بریٔ نہوگا پہر کوئی شخص ریاکار کو مشرک خارج
از ملت نہین ٹہراتا اور نہ ریا سے توبہ کے بعد تجدید نکاح کا حکم دیتا ہے اس قسم کی صدہا مثالہ
ہین جنکی تفصیل مین بہت تطویل ہے

امام ابو عیسی ترمذی نے قسم غیر اللہ کی شرک ہونے کی حدیث نقل کرکے فرمایا ہے کہ اس

تفسیر هذا الحدیث عند بعض اهل العلم ان قوله فقد کفر او اشرک علی التغلیظ والحجة فی ذلک حدیث ابن عمر	حدیث کی تفسیر مین بعض اہل علم نے کہا ہے کہ قسم غیر خدا کو شرک و کفر کہنا بطور تغلیظ (تشدید) ہے یعنی ان حضرت نے اس فعل سے سختی کے ساتھہ روکنے

امر لائق انکار دیکھے وہ اس امر کو ہاتھ سے ہٹا دے یہہ طاقت نہو تو زبان سے یہہ طاقت نہو دل سے اس امر کو برا سمجھے ۔

ان حضرات نے اس امر کی جگہ اس شخص کو دہر لیا ہی اور تینون درجہ تغییر و انکار کا اسپکو نشانہ

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع عمر یقول وابی وابی فقال الا ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم وحدیث ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ وہذا مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الریاء شرک وقد فسر بعض اہل العلم ہذہ الآیۃ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا الآیۃ قال لا یرائی

(جامع ترمذی ص ۱۹۶)

کے لئے یہ حکم فرمایا ہے حقیقۃً یہ قسم کفر و شرک نہین ہی اسپر دلیل یہ حدیث ہی کہ آنحضرت نے حضرت عمر کو اپنے باپ کی قسم کہاتے ہوے سنا تو انکو اس قسم سے منع کر دیا (یعنے انکو مشرک قرار دیکر تجدید نکاح و ایمان کا حکم نہ دیا) اور یہہ حدیث کہ جو لات اور عزے کی قسم کہائی وہ پہر لا الہ الا اللہ کہو اسمین مخض کفر کا لفظی تدارک بتایا اور حکم کفر کو جاری نفرمایا) اس کی مثال ہے آنحضرت کا یہہ ارشاد ہی جسکو بعض اہل علم نے خدا تعالی کے اس قول سے کہ جو شخص خدا سے ملنے کی امید رکہے وہ اچہے عمل کرے اور خدا کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے مراد ٹہرایا اور اسکی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ شرک نکرے (یعنی معہذا کوئی مسلمان ریا کار مشرک کہکر خارج از ملت نہین ٹہرایا)

ناقل (خاکسار **ایڈیٹر**) کہتا ہے ممنوع و گناہ اور عملی و حکمی شرک بہی وہ قسم ہے جو ارادت ہو اور اس مین غیر خدا کی (جسکی قسم کہائی جائے) تعظیم مدنظر ہو۔

اور اگر یہہ قسم بلا ارادہ محض عادۃ کسیکے منہ سے نکلجائے تو یہہ گناہ اور حکمی شرک نہین ہے - ایسی قسم عادۃً و بے ارادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بہی نکل گئی ہی جسکو کوئی گناہ اور شرک عملی نہین کہہ سکتا -

جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا فقال اما وابیک لتنبأنہ ان تصدق وانت صحیح شحیح (صحیح مسلم ص ۳۲۲)

صحیح مسلم مین حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے افضل صدقہ کا سوال کیا آپنے اسکے باپ کی قسم کہا کر جواب دیا کہ افضل صدقہ وہ ہے

ٹھہرایا ہے ۔ اور یہہ خیال نہین فرمایا کہ اس حدیث مین اس شخص کا (جسکو تم یا ہم سمجھتا ہم اس حدیث سے نکالتے ہین) کہان ذکر ہے ۔ اور اگر لفظ منکر سے وہ شخص مراد ہو سکتا ہے تو پھر ہاتھ سے اُسکی تغیر و تبدیل (جو اول درجہ ایمان ہے) کیونکر ممکن ہے ۔

جسکو تو حالت صحت و حاجت مین خیرات کرے ۔

اس حدیث کی شرح مین امام نووی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے باپ کی قسم کھائی اور غیر اللہ اور باپون کی قسم سے ممانعت بھی آچکی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ممنوع وہ قسم ہے جو ارادہ سے ہو اور یہ لفظ بلا ارادہ زبان پر وارد ہوا ہے لہذا یہ قسم نہین ہے اور نہ ممنوع ہے ۔

قد يقال حلف بأبيه وقد نهى عن الحلف بغير الله وعن الحلف بالآباء والجواب ان النهي عن اليمين بغير الله لمن تعمده وهذه اللفظة الواقعة في الحديث تجري على اللسان من غير تعمد فلا تكون يميناً ولا منهياً عنها (شرح صحیح مسلم ص ۲۲ جلد ۱)

ان احادیث اور انکی شروح کی عبارت ہمارے وہ عامی بھائی اہل حدیث (جو اس زمانہ کے مبتدعین کو تقلید وغیرہ شرکیات عملیہ کے سبب مشرک بھی جانتے ہین) غور سے پڑھین یا کسی سے پڑھوا کر سنین ان احادیث سے صاف ثابت ہے کہ شرک دو قسم ہے اعتقادی جو حقیقۃً شرک ہے اور عملی جو حکماً شرک ہے اور ملت اسلام سے خروج اور حبط اعمال صرف قسم اول کا لازمہ ہے نہ قسم دوم کا ۔ اسی قسم (دوم) شرک سے اکثر اہل حدیث زمانہ حال کے شرکیات ہین اور خاص کر تقلید بمقابلہ نصوص (جسکو ہمارے اور اکثر سلف و خلف کی تالیفات مین شرک سے تعبیر کیا گیا ہے) بھی اسی قسم کا شرک ہے* یہہ کوئی نہین کہہ سکتا اور نہ اسپر کوئی دلیل پیش کر سکتا ہے کہ جو لوگ نص کے مقابلہ مین ائمہ کی تقلید کرتے ہین وہ مشرک خارج از ملت ہین ۔

بالجملہ ایسی کوئی دلیل (آیۃ قرآنی یا حدیث نبوی) نہین ہے جس سے یہ امر ثابت ہو کہ اہل حدیث کا

* اسی قسم کا شرک بھی وہ ہی تقلید بمقابلہ نصوص ہے جسمین نص کی صحت مقلد کو ثابت ہو اور ... ظاہری

شاید آنکی اس غلط فہمی کا منشا یہہ ہو کہ جب کسی شخص مین کوئی امر منکر پایا گیا تو
اس امر کے سبب وہ خود منکر (لائق انکار) ہوگیا - کیونکہ قیام مبدء عمل مشتق کا
موجب ہوتا ہے گو اس حیثیت لفظ منکر سے وہ شخص مراد نہو -

(اعتقادی بدعتی ہون خواہ عملی) ایمان و اسلام وغیرہ اعمال و حسنات سبہی حبط ہوجاتی
ہین - اور عقیدہ یا عمل بدعت کے ساتھہ کوئی عمل مقبول نہین ہے -

لہذا مولانا مرحوم کی کلام کا وہی مطلب ہے جو ہم بیان کرچکے ہین کہ اسمین خاصکر
عمل مبتدع کا حبط ہونا مراد ہے نہ جملہ اعمال و حسنات کا حبط ہونا - اس نوٹ کو پڑہکر
امید ہے ہمارے منصف مزاج عیسیٰ بہائی اہل حدیث اپنے زمانہ کے مرتکبین بدعات کی
تکفیر سے باز آئینگے جسکا نتیجہ انشاء اللہ تعالیٰ یہہ نکلیگا کہ وہ بہی انکو وہابی کہنے اور کافر مرتد
بنانے سے باز آئین - اس نوٹ سے یہی امر مقصود ہے اور جسمین خاصکر اپنے بہائیون
کی صیانت و حمایت منظر ہے - آج کل جسقدر ان بیچارون پر تشدد و ظلم ہو رہا ہے کہ
وہ عام اہل اسلام کی مسجدون سے نکالے جاتے ہین اور انہین اپنے شعار مذہبی ادا کرنے کے
مجاز نہین ہوتے اور بہت جگہ وہ ان افعال کے سبب مار بہی کہاتے ہین - یہہ اسی باہمی تکفیر کا نتیجہ
ہے - یہہ تکفیر بے پردہ ہو جاوے تو یہہ سب تشددات و مظالم بہی موقوف یا کم ہو جاوینگے

یالیت قومی یعلمون

معلوم و متیقن ہون - پہر وہ ہٹ دہرمی سے تقلید پر اڑے اور حدیث پر عمل نکرے - نہ وہ تقلید
بمقابلہ نصوص جسمین نص کی صحت مین مقلد کو شک و اشتباہ ہو یا اس کے ظاہری معنے مین شبہہ ہو یا وہ
اسمین نسخ یا دلیل کا اعتقاد رکہتا ہو اس قسم کی تقلید بمقابلہ نصوص صحابہ و تابعین مین بہی پائی گئی ہے
جسکو کوئی مسلمان شرک نہین کہسکتا - اس اجمال کی تفصیل حجۃ اللہ البالغہ مین صفحہ ۱۴۷ - ۱۵۹ - ۱۶۲ و
وغیرہ اور ضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد اول کے صفحہ ۵۲ و ۵۳ و لغایت ۵۸ سے ۶۲ و صفحہ ۶۴
۲۳ و ۴۸ لغایت ۷۵ وغیرہ مین ہے - (نوٹ پر نوٹ)

اسمین بھی ان حضرات نے غلطی کھائی اور اس امر کی طرف توجہ نہین فرمائی کہ جب
شخص مین کوئی امر منکر (لائق انکار) پایا جاتا ہے اسمین بہت سے امور معروف (جنکا
شرع پسند کرتی ہے) بھی پائے جاتے ہین۔ پھر کوئی وجہ نہین کہ اس ایک امر منکر کی نظر
اس شخص کو منکر (برا) سمجھین اور ان بہت سی امور معروفہ کی نظر سے اسکو معروف
(پسندیدہ) خیال نکرین۔ یہہ ترجیح مرجوح ہے جو شرعاً وعرفاً وعقلاً جائز نہین۔

تشریح وتمثیل

بہا ہمارے اس تقریر کو شاید عوام ناظرین نہ سمجھین انکی خاطر سے ہم ایک مثال دیکر اسکو
تشریح کرتے ہین۔

ایک شخص مسلمان ہے پانچون وقت نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے زکوۃ دیتا ہے حج کعبہ
کرآیا ہے۔ اُسنے اپنے بیٹے کی شادی مین کوئی بدعت یا گناہ کی رسم کی۔ اُس سے ہمارے دیندار بھائی
اس ایک بدعت یا رسم بد کی نظر سے کلی بغض اختیار کرلیتے ہین اور اسکی کسی نیکی نماز روزہ حج
زکوۃ کی نظر سے اسکو محبت کی لائق نہین سمجھے۔ اور سب پھر اس حدیث سے متمسک ہوکر کہتے ہین
کہ اس حدیث مین ایسے شخص سے دلی بغض رکھنے کا حکم ہے اگر ہاتھ یا زبان سے اسکو روکنے
کی طاقت نہو اور وہ سمجھتے ہین کہ جب اُس نے امر منکر بدعت یا گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ بذاتہٖ خود
بغض و انکار کی لائق ہوگیا۔

اسمین ایک غلطی ان حضرات سے یہہ ہوئی ہے کہ حدیث مین اس فعل بد پر تغیر وانکار متوجہ
کرنیکا حکم تھا انھون نے اس شخص پر جسمین وہ فعل پایا جاتا ہے تغیر وانکار متوجہ فرمایا اور
اس شخص سے بغض اختیار کیا۔

دوسری غلطی یہہ ہے کہ اس شخص کو ایک بدعت یا گناہ کی نظر سے بد قرار دیا۔ اسکی اور
حسنات وقربات اسلام نماز روزہ حج زکوۃ کا لحاظ فرماکر اسکو نیک کردار مومن نہ سمجھا۔
اور ان سب نصوص آیات واحادیث کو جنمین مومنون نمازیون حاجیون وغیرہ اہل خیرات

سے حب کا ارشاد ہے پس پشت ڈالدیا -

اور اُس حدیث مین نہ یہہ تصریح ہے نہ اُس سے مفہوم و مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی امر منکر کا مرتکب ہو تو اسکی ذات اور شخص سے بغض و تغیر و انکار اختیار کرین اور اسکی بدی (بدعت یا رسم بد) کے مقابلہ مین اسکی کوئی نیکی حساب مین نہ لاوین - اور نہ اسکی نیکی کے سبب اس سے محبت کرین - بلکہ اُس حدیث سے بانضمام دوسری آیات واحادیث صاف ثابت ہے کہ صرف اُس امر بد کو بُرا سمجہین نہ اُس شخص کو جسمین وہ امر بد پایا جاتا ہے اُس سے بغض یا بُرائی کی نظر کرین تو اسیقدر جسقدر بغض و برائی اس کام مین پائی جاتی ہے اُس کے سوا جسقدر حسنات و خیرات اس شخص مین پائی جاتی ہین انکی نظر سے اس شخص کو اچھا سمجہین اور بقدر ان حسنات و خیرات کے اس سے محبت رکہین -

اس حدیث کے خاتمہ پر جو ارشاد ہوا ہے کہ دل سے بدی کو برا جاننا ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے اسکے بعد یا اسکے سوا رائی برابر ایمان نہین رہتا اسکا مطلب سمجھنے مین ہمارے بعض اہل حدیث بہائیون نے (جو راتدن قرآن وحدیث کی الفاظخوانی و اوراق گردانی مین لگے رہتے ہین) ایک اور غلطی کھائی - اسکو ہم اس مقام مین اس غرض سے بیان کرتے ہین کہ انکے معتقدین انکے اس فہم و علم پر انکے تبغض و تہاجر کا (جسمین وہ سب مسلمانون سے پیش قدم ہین) قیاس کرین - اور انکی تقلید سے بچین - وہ یہہ سمجھتے ہین کہ اس کلام مین آنحضرتؐ نے بدی کو صرف دل سے بُرا جاننے والے اشخاص کو ضعف الایمان کہا اور فاسق ٹھہرایا ہے جسکے بعد بجز کافر ہونے کے اور کوئی درجہ نہین ہے - اور اس خیال سے وہ باوجود عدم استطاعت دستی و زبانی کے بدی کو صرف دل سے بُرا جاننے پر اکتفا نہین کرتے - جسم و زبان کو بھی اس مین جاری و شامل رکھتے ہین اور یہہ انکی کھُلم کھلی غلطی ہے اس کلام مین کسی شخص کو اضعف الایمان یا فاسق نہین کہا بلکہ درصورت عدم استطاعت دستی و زبانی دلی انکار

وکراہت کو ایمان کا ادنیٰ درجہ ٹھہرایا ہے جو عین طاعت ہے نہ فسق ومعصیت۔ اور اسی طاعت کے پائے نہ جانے پر رائی برابر ایمان نہ رہنے کا ڈر سنایا ہے۔ اور اس کلام کے جملہ "وذٰلک اضعف الایمان" مین لفظ "ذٰلک" کا اشارہ دلی تغییر وانکار کی طرف ہے نہ کسی شخص کی جانب۔ اور لفظ "اضعف الایمان" سے ایمان کا ادنیٰ درجہ مراد ہے جو عین طاعت ہے نہ کوئی شخص جسکا ایمان اسکے گناہ وفسق کے سبب ضعیف ہوگیا ہو۔

افسوس اس فہم پر وہ لوگ اپنے آپ کو دوسرون کی ہدایت یا مشورت سے مستغنی سمجھتے ہین اور انکے اتباع بھی انکو بذات خود ہادی ومہدی خیال کرتے ہین۔ اور انکے منفردہ خیالات ومقالات کی تائید وتسلیم نہین چھوڑتے۔

(۲) آثار صحابہ وتابعین سے تمسک کرنے مین بھی ان حضرات سے وہی غلطی ہوئی ہے جو احادیث نبویہ سے تمسک کرنے مین ہوئی ہے جسکی تفصیل نمبر ۱۲ جلد ۸ مین صفحہ ۵۸۲ سے ۳۴۲ تک اور اس نمبر مین بصفحہ (۸۰) وغیرہ ہو چکی ہے اسکی مختصر تقریر ان آثار کے متعلق یون ہوسکتی ہے کہ صحابہ وتابعین نے بعض امور منکرہ کے سبب ان امور کے مرتکبین اہل اسلام سے صرف ظاہری ترک کلامی کی ہے نہ دلی بغض کلی۔ انکے دلون مین انکا ایسا بغض نہ تھا کہ وہ ان امور کے سبب انکو حب للہ کے لائق ہی نہ سمجھتے۔ اور انکے سلام وکلام جائز نہ جانتے اور ان امور کے مقابلہ مین انکی کسی نیکی ایمان واسلام ونماز روزہ وغیرہ کو لائق حب واعتبار وشمار نہ جانتے انکو محض باطل وبیکار سمجھتے۔ انکے دلون مین بغض تھا تو اسی امر کا تھا جسکو وہ برا جانتے تھے اور اوسیقدر جسقدر اس امر مین برائی پائی جاتی تھی نہ ان لوگون کی ذات وشخص سے اور نہ اسقدر جسقدر ایک کافر خارج از ملت فاقد جمیع حسنات وخیرات کا بغض انکے دلون مین ہوتا تھا۔ وہ جیسے ان لوگون سے

بنظر کسی فعل یا اعتقاد بد کے بغض رکھتے اور انکو برا جانتے - ویسے ہی ان لوگون سے بنظر انکے ایمان و اسلام وغیرہ حسنات و خیرات کی للہ محبت رکھتے اور انکو اچھا جانتے - گو اس محبت اور حسن اعتقادی کا اظہار وہ اس مصلحت دور اندیشی سے نکیلے کہ ان لوگون یا انکے ملنے والون کو ترک کلامی سے عبرت وہدایت وخوف پیدا ہو اور وہ امر منکر کو ترک کر دین - اس نظر سے انکی مہاجرت و ترک کلامی عین محبت تھی نہ عداوت -

علاوہ برین ان سبھی آثار کی نسبت یہہ بات بھی کہی جا سکتی ہے - کہ صحابہ و تابعین کے ان خشمناک افعال مین بمقتضاے بشریت وخطاے اجتہادی کا بھی دخل تھا - لہذا یہ افعال لائق تمسک واقتدا نہین ہین -

کون مسلمان اہل علم البشر طلیکہ کچھ فہم بھی رکھتا ہو محض لم یجیبہ* خود یہہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کا ابن زبیر سے صرف اس امر پر کہ انھون نے انکے بیجا تصرفات مالی اختیارات کو بند کرنا چاہا تھا - ترک کلامی کرنا بشریت ونفسانیت سے خالی تھا -

یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کے اس فعل مہاجرت کی نسبت حضرت ابن الزبیرؓ نے فرمایا تھا کہ یہہ فعل حلال نہین ہے - اور حضرت عائشہؓ نے خود بھی اس فعل سے رجوع کیا اور قسم کا کفارہ دیا تھا -

چنانچہ صحیح بخاری میں اسی حدیث منقول سابق کے اخیر مین ہے - حضرت

فقالت لا والله لا اشفع فيه ابدا ولا اتحنث الى نذري فلما طال ذلك على ابن الزبير كلم المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث وهما من بني زهرة وقال لهما انشدكما

عائشہؓ نے کہا کہ خدا کی قسم میں ابن الزبیر کے حق میں کبھی سفارش نہ مانونگی - اور اپنی قسم نہ توڑونگی - جب اس امر نے طول کھینچا تو حضرت ابن الزبیرؓ نے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود سے جو بنی زہرہ قبیلہ سے تھے کہا

* یہ ہندی لفظ سے عربی بنا لی گئی ہے یعنی وہ کچھ نہ جانتے بوجھتے ہو لاتہو -

لما ادخلتمانی علی عائشۃ فانہا لا یحل لہا
ان تنذر قطیعتی فاقبل بہ المسور و
عبد الرحمن مشتملین بارديتهما حتی استأذنا
علی عائشۃ رضؓ فقال السلام علیك ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ اندخل قالت عائشۃ رضؓ
ادخلوا قالوا کلنا قالت نعم ادخلوا
کلکم ولا تعلم ان معہما ابن الزبیر فلما
دخلوا دخل ابن الزبیر الحجاب فاعتنق
عائشۃ رضؓ وطفق یناشدھا ویبکی وطفق
المسور وعبد الرحمن یناشدانہا الا ما
کلمتہ وقبلت منہ ویقولان ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عما قد علمت من
الہجرۃ فانہ لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ
فوق ثلث لیال فلما اکثروا علی عائشۃ رضؓ
من التذکرۃ والتحریج طفقت تذکرہما
وتبکی وتقول انی نذرت والنذر شدید
فلم یزالا بہا حتی کلمت ابن الزبیر و
اعتقت فی نذرہا ذلك اربعین رقبۃ
وکانت تذکر نذرہا بعد ذلك فتبکی
حتی تبل دموعہا خمارہا
(صحیح بخاری ص ۸۹۵ جلد ۲)

مین تمسے خدا کا نام لیکر سائل ہون ..
حضرت عائشہ رضؓ کے پاس پہنچا دو کیونکہ انکو
قطع رحمی پر قسم کہانا حلال نہین ہے مسو
عبد الرحمن حضرت عائشہ رضؓ کے گہر پہنچے ..
سلام اجازت کے خواستگار ہوئے حضر
عائشہ رضؓ نے گہر مین آنیکا اذن دیا - تو وہ
کیا ہم سبھی آجائین - حضرت رضؓ نے کہدیا کہ ہا
سبھی آجائین - اور آپکو یہہ علم نہ تھا کہ ابن
بھی انکے ساتھ ہین - جب وہ سب آپ
گہر مین داخل ہوئے - تو حضرت ابن الز
حضرت عائشہ رضؓ کے (جو انکی حقیقی خالہ تھیں
پاس پردہ مین داخل ہوئے - اور انکو
سے لگاکر رونے لگے - اور للہ منا فی قصور
سائل ہوئے - اور مسور اور عبد الرحمن سفارش
ہوئے - اور یہہ کہتے رہے - کہ کیا آپکو (ا
ام المؤمنین) یہہ معلوم نہین ہی کہ آنحضرت
مہاجرت سے منع کیا - اور یہہ فرمایا ہے کہ کسی
مسلمان کو حلال نہین ہی - کہ تین شب سے اوپر
بھائی سے ترک کلامی کرے - جب اونہون نے
اس باب مین بہت کچھ کہا - تو حضرت عائشہ رضؓ
اپنی نذر (قسم) کا عذر کیا - وہ اسی بات پر مصر

یہانتک کہ حضرت عائشہؓ حضرت ابن الزبیرؓ سے بول پڑین - اور اپنی قسم کے بدلے چالیس غلام کی گردنین آزاد کین - اس کفارہ پر بھی جب وہ اپنی قسم کو یاد کرتین - روتی تھین یہانتک کہ اونکی اوڑہنی آنسوؤن سے بھیگ جاتی"-

اسی قسم کی گفتگو بقیہ آثار مین ہو سکتی ہے مگر خوف تطویل اسکی تفصیل کی اجازت نہین دیتا-

اب ہم اپنے بیان کے (جہان حضرات کی تغلیط مین ہوا ہے) تائید کے مقام مین کھڑے ہوتے ہین - اور آیات واحادیث وآثار متمسک بہاان حضرات کے مقابلہ مین ان آیات واحادیث وآثار کو پیش کرتے ہین جنمین عموماً اہل اسلام سے (اہل فسق ومعاصی کیون نہون) ترحم ومحبت کرنے اور رفق وعفو وملاطفت سے پیش آنے کا حکم - اور انکے گناہ کے ساتھ انکے ایمان واسلام کے باقی رہنے کا ثبوت ہے-

(مقام تائید بیان اغلاط حضرات مجوزین تباغض اہل اسلام)

ہمارے بیان کے موید بہت سی آیات واحادیث وآثار موجود ہین - ازانجملہ چند آیات واحادیث وآثار کی نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے-

(۱) خدا تعالےٰ نے سورۂ نور مین فرمایا ہے - اہل فضل و وسعت اپنے قرابتون

ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربیٰ والمسٰکین والمہٰجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم (رکوع ۳)

اور مسکینون اور مہاجرون کو خرچ دینے پر قسم نہ کھائین - بلکہ اُن کی تقصیر معاف کرین - کیا وہ یہہ نہین چاہتے کہ اللہ انکو معاف کرے-

یہہ آیت مسطح کے حق مین نازل ہوئی جبکہ وہ حضرت عائشہؓ پر تہمت مین شریک ہوا اور حضرت ابوبکرؓ نے اس گناہ کے بدلے اسکا خرچ بند کرنا چاہا تھا - جس سے

ثابت ہوتا ہے کہ گناہ سے ایمان اور ایمانی حقوق احسان وغیرہ کا ابطال نہیں ہوتا۔

(۴) اور خدا تعالےٰ نے سورۂ ممتحنہ میں حاطب بن ابی بلتعہ کو مومن کہا اور بلفظ یا ایہا الذین آمنوا مخاطب فرمایا باوجودیکہ اس سے ایسا بڑا گناہ ہوا تھا جو کعب بن مالک کے گناہ سے جو پچاس دن تک معاف نہوا تھا کچھ کم نہ تھا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کفر و شرک سے کمتر گناہ کے سبب مومن کا ایمان باطل و بیکار نہیں ہوتا۔ اور وہ ان حقوق عفو و مودت و ترحم کا جو اہل ایمان کے حقوق میں مستحق رہتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے حاطب کو ایمان سے خارج کر کے قتل کرنا چاہا۔ تو آنحضرت نے انکو روک دیا اور انکا ایک وصف اسلامی (جنگ بدر میں حاضر ہونا) یاد فرما کر انکو معاف کیا۔

شاید کوئی جلدباز آنحضرت کے حاطب کو بدری کہنے سے یہہ بات نکالے کہ یہہ معافی بدری ہونے کی وجہ سے تھی اور اسی سے خصوصیت رکھتی تھی وہ بدری نہوتا تو ضرور اسکو آنحضرت اسلام سے خارج کر دیتے۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ معافی صرف جنگ بدر میں حاضر ہونیکی وجہ سے ہوتی تو مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ بھی (جو جنگ تبوک سے پیچھے رہگئے اور پچاس دن تک آنحضرت کے زیر عتاب رہنے میں کعب بن مالک کے شریک تھے) اس معافی کے مستحق ہوتے۔ کیونکہ وہ دونو بھی بدری تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں بصفحہ (۵۶۳) اسپر تصریح موجود ہے۔

انمیں دونوں کا باوجود بدری ہونے کے جرم تخلف کے سبب پچاس دن تک زیر عتاب

* حاطب بن ابی بلتعہ اور کعب بن مالک دونو کا مفصل قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۸ میں صفحہ ۳۵۶ و ۳۶۳ میں بیان ہو چکا ہے۔

اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم (حجرات)

کو عیب نہ لگاؤ اور انکے برے نام نہ رکھو ای
کے بعد فاسق ہونا (یعنی کسیکو برا کہنا) برا نا
ہے - جو توبہ نکرین وہی بے انصاف ہین - ایمان و
بہت گمان کرنیسے بچتے رہو بعض گمان گنا
ہے کسی کے عیب نہ ٹٹولو - اور کسی کو پیٹھ پیچھے
نکہو بھلا انکو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا خوش لگتا ہے تمھین تو وہ خوش نہ
خدا سے ڈرتے رہو وہ معاف کرنیوالا مہربان ہے !!

ان آیات مین قتل مومن کے مرتکبین (جو بڑا بھاری گناہ ہے جسکو کفر بھی کہا گیا
دیکھو صحیح بخاری ص جلد ۱ | خدا نے مومن کہا اور اس گناہ کے ساتھ انکو ایمان سے خار
نہین فرمایا - بلکہ اسکے لئے ایمانی حقوق اخوت مصالحت وغیرہ کا اثبات فرمایا او
مومنون کو صاف حکم فرمادیا کہ وہ اہل قتال تمہارے بھائی ہین تم انہین ملاپ کرا
جسمین یہہ حکم بھی پایا جاتا ہے کہ تم خود ان سے علیحدگی اختیار نکرو - اسلئے کہ جو شخ
خود کسی سے علیحدگی و ترک کلامی اختیار کرتا ہے وہ اسکو دوسرے سے کیونکر ملا سک
ہے - اور انہین مومنون کی عیب گیری کرنا اور ان عیوب کے سبب ان سے ٹھ
کرنا اور انکے برے نام فاسق وغیرہ رکھنا اور انپر برے گمان کرنا اور انکو
بدگوئی کرنا (جو باہمی بغض و تہاجر کے لوازم ہین اور رات دن تجربہ و مشاہدہ میں
آتے ہین) صاف حرام کردیا ہے - لہذا یہہ آیت اس باب مین نص ہے کہ گنا
سے ایمان اور ایمانی حقوق میل جول حسن ظنی وغیرہ باطل نہین ہوتے :
(۴م) اور خدا تعالے نے سورۃ الفتح مین فرمایا ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ جو وا

والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (سورۃ الفتح ع ۴)

آپسمین ترس کھانے والے ہین (یعنی ا
ایسا ہی ہونا چاہیے)

(باقی نمبر ۴ میں)

اطلاع ان تین نمبرون مین جو چار صفحہ کی کمی ہے اسکے بدلے جلد ہشتم کی فہرست چھپ چکی ہے ۔

رہنا اور حاطب بن ابی بلتعہ کا اس سے بڑھکر جرم (جاسوسی) پر بمجرد عذر آوری محل
عفو ہوجانا صاف بتاتا ہے کہ یہہ معافی شہود بدر کا خاصہ نہ تہا۔ ایمان اور ایمان کا ہر
ایک وصف کمال اس معافی کا سبب ہونے لائق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے موقع و مصلحت وقت کا لحاظ فرماکر جس شخص کی جس وصف کا لحاظ مناسب سمجھا کیا
جسکے لحاظ کرنے مین توقف مناسب سمجھا توقف فرمایا۔

بہرحال انہین سے کسی ایک گناہ (جاسوسی یا تخلف غزوہ تبوک) سے اُسکے ایمان وغیرہ
اوصاف کمال کو خدا تعالی اور اسکے رسول نے ناقابل لحاظ نہین ٹھہرایا۔

(۴) اور سورۂ حجرات مین خدا تعالے نے فرمایا ہے مومنون کے دو فرقے آپس مین

وان طائفتن من المؤمنين اقتتلوا
فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما على
الاخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء الى
امر الله فان فاءت فاصلحوا بينهما بالعدل
واقسطوا ان الله يحب المقسطين انما
المؤمنون اخوة فاصلحوا بين اخويكم
واتقوا الله لعلكم ترحمون يايها الذين
امنوا لا يسخر قوم من قوم عسى ان
يكونوا خيرا منهم ولا نساء من نساء
عسى ان يكن خيرا منهن ولا تلمزوا انفسكم
ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق
بعد الايمان ومن لم يتب فاولئك
هم الظلمون يايها الذين امنوا

لڑین تو تم انہین صلح کراؤ۔ پھر بھی ایک
دوسرے پر بغاوت کرے تو تم باغی فرقہ
سے لڑو جب تک وہ خدا کے حکم (صلح)
کی طرف رجوع نہ کرے۔ وہ رجوع بصلح
کرے تو پھر تم انہین عدل و انصاف سے
صلح کراؤ۔ خدا کو انصاف والے بھاتے
ہین مسلمان جو ہین سو بھائی ہین سو
آپس مین ملا دو اپنے دو بھائیون کو۔ اور
خدا سے ڈرو اس خیال سے کہ شاید تمپر رحم ہو
ایمان والو کوئی کسی سے مسخری نہ کرے اور یہہ
سمجھے کہ شاید وہی اس سے بہتر ہو۔ اور نہ
کوئی عورت کسی عورت سے مسخری کرے شاید
وہ اس سے بہتر ہو۔ تم اپنی جانون (یعنی بھائیون)

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر چہارم و پنجم و ششم — جلد نہم

معہ

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

قیمت رسالہ وضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے - خاص (روساء اہل اسلام بنظر اعانت سے عہ عنایت فرماتے ہیں بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں رعایتہً سے ۲ روپیہ لئے جاتے ہیں - جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہیں تین روپیہ جو دس روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہیں رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے ہیں اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہیں اون کو بلاقیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے اسکی عام قیمت تین روپیہ ہے خاص چہ روپیہ - رعایتی عہ - ادنی ۱۲ - آخری دعا

ابوسعید محمد حسین - مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور دہلی دروازہ

فہرست مضامین

(۱) اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری - جسمین ایک سعیدہ کا گذر کانی کرہی

(۲) معاندین کنجیدہ تمغین وری التماسات -

۱ - بابت باقیات

۲ - بابت حصہ انگریزی

۳ - شرح بابت ماہوار

(۳) گورنمنٹ کا شکریہ او مسلمانو نکو مژدہ)

(۴) انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز -

(لائق توجہ گورنمنٹ)

(۵) اہلحدیث کا خطاب صحیح ناہجر و دوسری اسلامی فرقون کا دل آزار نہین -

(لائق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی)

(۶) سر سید شیم آرید

(۷) التقید بفیض و تہاجر

(لائق توجہ علماء مترقی خواہان قوم)

(۸) تلخیص رسالہ علم الہیی عقلی

(۹) ہمعصرون کو دوستانہ نصیحت -

(۱۰) مشاورہ کا مشورہ (جسمین غنچہ اردو کہا گیا ہے)

اعلام

گزشتہ ملاکا جسکا اشتہار رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین

اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی مین شایع ہوا تھا دسمبر سے پہلی اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی پرچہ شایع نہین ہو سکا جسکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار (اڈیٹر) ۱۵ اگست سے ۴ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات مین ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہین لکھ سکا - اسی اثنا مین شملہ کا سفر پیش آگیا - اس سفر مین اکثر روزانہ گشت رہتا تھا تمام ایام قیام شملہ مین کوئی ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ اس مین گورنمنٹ پنجاب یا گورنمنٹ آف انڈیا مین ایک دو دفعہ حاضر ہونیکا اتفاق نہوتا تھا - اور ایام سکون مین بھی ان ہی ضروریات کے متعلق خط و کتابت مین استغراق رہتا رسالہ کی مضمون نویسی کے لئے اگر وہ سالم بھی میسر آیا

وکٹوریہ پریس لاہور مین چھپا

یہ کیفیت پڑھکر ہمکو امید ہی ہمارے ناظرین و خریداران اہلحدیث ہمکو معذور سمجھکر اس عرصہ کی غیر حاضری کو معاف فرمائینگے خصوصاً اُسوقت جبکہ ہماری اس تگ و دو کا عمدہ و مفید نتیجہ عنقریب مشاہدہ فرمائینگے اُسوقت تو ہمکو اپنے قدردان معاونون و خریدارون سے یہ بھی امید ہے کہ ہمکو آئندہ خدمت سے بری کر کے پنشن کا مستحق سمجھینگے اور ہمارے کسی وقت کی غیر حاضری پر کبھی آشفتہ خاطر نہونگے وہ وقت ظہور نتیجہ عنقریب آیا چاہتا ہے ومن اللہ التوفیق۔

معاونین کی خدمت مین

ضروری التماسات

اوّل

باقیات ۱۸۸۵ء کے لئے جنوری ۱۸۸۶ء سے یاددہانی ہو رہی ہے۔ جسپر اکثر حضرات کی توجہ نہین ہوئی۔ اور طرفہ یہ کہ آخری یاددہی جو اگست ۱۸۸۶ء سے ہوئی ہے بیرنگ خطوط کے ذریعہ سے عمل مین آئی ہے۔ اس سے بھی ان حضرات کو تاثیر نہوئی۔ اکثر صاحبون نے نہ روپیہ ارسال کیا نہ جواب خط دیا نہ بجز ایک دو صاحب کے کسی نے خط بیرنگ واپس کیا ان حضرات کی خدمت مین ہم مودبانہ التماس کرتے ہین کہ اگر وہ قیمت دینا اور آئندہ پرچہ لینا نہین چاہتے تو ہمکو اسی امر سے آگاہ کرین۔ ہم انکے پچھلے حساب کو لیوم الحساب پر چھوڑتے ہین اور انکو زیرباری رسالہ سے سبکدوش کرتے ہین۔ اور اگر ادائی قیمت کی نیت ہی تو براہ مہربانی ہماری خطوط کا جواب دین۔ اور اسمین ادائی قیمت کا جتنا لمبا چاہین وعدہ مقرر کرین۔ اس التماس پر بھی وہ سکوت اختیار کرینگے تو اُن کے نام بیرنگ خطون کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔ اور جس خریدار نے ہمارا بیرنگ خط رفیوزڈ کر کے واپس کیا اسکا رسالہ بند ہوگا۔

التماس دوم

نمبر اول جلد ہفتم کا انگریزی رسالہ اشاعۃ السنۃ کی (جسمین مضمون "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض" درج ہے) دو سو کاپیان چھپوائی گئی تھین۔ ازانجملہ تقریباً اکیس کاپی تو بلاقیمت تقسیم ہوئی جسمین سے ایک ثلث سے زاید حصہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی خدمت مین پیش ہوا۔ باقیماندہ سو سے (۵۵) کاپیان خریدارون کے نام روانہ کی گئین۔ ازانجملہ (۹) خریدارون نے (جنکی قیامگاہ یہ مواضع ہین۔ وزیرآباد۔ کراچی۔ چھانگا مانگا۔ الہ آباد۔ الٰہی تیرکلوا

درجے سے ہمکو اور بھی تجربہ ہوگیا ہے جو صاحب ہماری تجربہ و بیان کو صحیح سمجھین وہ اس کشتہ کا جلد مطالبہ کرین یہ موسم اس کے استعمال کے لئے عمدہ ہے۔ نقل طلب مولوی عبدالرحمن صاحب شاہ پور ضلع مظفرنگر قیمت فی ماشہ ... یہ اعلام صرف خیرخواہی اہل اسلام کی نظر سے ہوا ہے اور ہمنے جسقدر چاہا کہ جیسا اس کشتہ سے ہمنے نفع اُٹھایا ہے اور مسلمان بھی اُٹھاوین ہمنے کبھی کسی اشتہار اجرت لیکر درج رسالہ نہین کیا

کاکو۔ نابھہ۔ کھوڑی۔ سگوہ منصوری) ارادہ خریداری ومعاونت ظاہر کیا۔ اور بعض محسنون نے زراعانت بھی ارسال فرمایا ہے ❊

(۲۰) خریدارون نے بشمول چند اشخاص غیر خریدار معاونون کے جنکے مواضع قیام یہ ہین لاہور۔ لودہانہ۔ انبالہ ہوشیارپور۔ دہلی۔ ناگپور۔ جبلپور۔ آرہ۔ بنارس۔ بمبئی۔ شملہ (سابق ڈیرہ اسمعیلخان) اسنور (حال کوئٹہ) غازیپور۔ دیرہ دون کچھ روپیہ ارسال کیا ہے۔ مگر وہ صرف نمبر اول کی قیمت ہے یا اسی نمبر کے متعلق ایک خاص ضرورت کے لئے جسکو فرینڈگان جانتے ہین اعانت ہے۔ اس سے انکا ایندہ کے لئے خریدار یا معاون پرچہ ہونا مفہوم نہین ہوتا اور (۲) صاحبون نے (جنکی مواضع سکونت رحیم آباد۔ پورٹ بلیر ہے) وعدہ قیمت یا معاونت پرچہ کیا ہے اس سے بھی انکی آیندہ خریداری ومعاونت کا حال معلوم نہین ہوتا باقیماندہ ۴۴ خریداران نے جنکے محل اقامت یہ مقام ہین۔ مدراس۔ مردان۔ بنگلور۔ راولپنڈی۔ جونپور۔ میانمیر (حال امرتسر) پٹنہ۔ شکرگڈہ۔ حیدرآباد دکن۔ عدن۔ مظفرگڈہ۔ ملتان۔ جھیرہ۔ انارکلی لاہور۔ علیگڈہ۔ منٹگمری۔ پیپھانہ۔ کنڈبمبور۔ مالیرکوٹلہ۔ کرنول۔ پشاور۔ امرتسر محض سکوت اختیار کیا ہے۔ نہ زر قیمت یا معاونت پرچہ ارسال کیا نہ آیندہ خریداری کی نسبت ارادہ ظاہر فرمایا ہے ❊

لہذا حصہ انگریزی کا دوسرا نمبر جسمین مضمون "نواب صاحب بھوپال اور اُن کے اسلامی یا ملکی بھائی" درج ہے اور وہ (۵۱) صفحہ مین تیار ہوکر شائع ہوا ہے صرف نو اشخاص (معاونین قسم اول کیخدمتمین) روانہ ہوا ہے۔ باقیماندہ (۴۶) اشخاص (معاونین اقسام ثلثہ) کی خدمت مین روانگی نمبر سے انکے ارادہ خریداری معلوم نہونے کے سبب توقف ہوا ہے اور آیندہ بھی جبتک ان کی طرف سے مطالبہ نہوگا توقف رہیگا ❊

لہذا جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق وارادہ رکھتے ہین وہ اپنے شوق وارادہ سے ہم کو جلد آگاہ کرین ❊

درصورت توقف ہم نمبر اول کی جو خریدارون کو وصول ہوچکا ہے قیمت حسب حیثیت خریداران ان کے حساب مین درج کرینگے اور آیندہ ان خریدارون کو لئے جن کی درخواست

نہ پہونچیگی کوئی کاپی نہ چھپوائین گے صرف ان چند کاپیون کے چھپوانے پر (جو گورنمنٹ مین پیش کرنے یا موجودہ خریدارون کو تقسیم کرنیکے لئے) مکتفی ہون اکتفا کرین گے ۔

پہر جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق وارادہ ظاہر فرمائینگے وہ اپنا مطلوب پائینگے اس رسالہ کا مضمون "اہلحدیث پرانا خطاب ہے" انگریزی مین ترجمہ ہوچکا ہے ۔ اس کا طبع ہونا خریدارون کیطرف سے ہماری التماس کے جواب آنے پر موقوف ہے وہ مہربان اس التماس کے جواب مین جو کچھ مناسب سمجھین جلد ظاہر کرین ۔ عموماً سکوت اختیار نہ فرمائین کہ اسمین ان چند شائقین کا جو ارادہ خریداری ظاہر کرچکے ہین اور اس قومی ضرورت کا جسکے لئے وہ مضمون ترجمہ کیا گیا ہے حرج متصور ہے ۔

التماس سوم

ہماری التماس معروضہ نمبر ۱ جلد ۹ صفحہ ۳ سطر ۹ و ۱۲ کو صرف بعض حضرات معاونین نے توجہ سے ملاحظہ فرمایا ہے اور قیمت رسالہ کو حسب حیثیت خود بڑھا دیا یا کوئی معقول عذر جس سے ہمکو بجز تسلیم چارہ نہوا پیش کیا ۔ اکثر حضرات نے اسمین سکوت اختیار فرمایا ہے ۔ ان کیخدمت مین التماس مذکور کا فقرہ اخیر دوبارہ عرض کیا جاتا ہے ۔ کہ جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا اسمین جو صاحب کچھ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بلاتوقف ملاحظہ التماس ادا کرین ۔ ورنہ اپنے آپ کو ایک روپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہے) خریدار سمجھین ۔ اس دوبارہ عرض پربھی ان کا سکوت رہا تو ان کو عام قیمت پر راضی سمجھا جائیگا اور سنہ ۱۸۸۶ء سے اسی حساب کے مطابق انسے مطالبہ قیمت ہوگا ۔ جن صاحبون کا روپیہ بابت سنہ ۱۸۸۶ء آیا ہے اور وہ ان کی حیثیت آمدنی کے موافق نہین ہے ان کا روپیہ تا تصفیہ معاملہ درج حساب نہوگا وہ صاحب اپنے معاملہ کا تصفیہ کرین تو ہم ان کا روپیہ درج حساب کرکے انکے نام کی رسیدات بھیجین ۔

گورنمنٹ کا شکریہ

اور

اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

{ قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ
(ہمارے پیغمبر کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکرگذار نہین وہ خدا کا بھی نہین) }

سنہ ۷۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد مضامین⁂ مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپس مین متلازم ہین مسلمانون نے معاشرت کو مذہب سے الگ کیا تو اسلام کا تنزل شروع ہوا۔ (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ ملازمت کسب تجارت۔ زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین۔ بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے۔ (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

⁂ یہ مضامین اشاعۃ السنۃ مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام مین ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظہ نہین کین نقل کئے جاتے ہین۔ ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو ان کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ ۴ قیمت ارسال ہو سکتے ہین۔

جلد اوّل اشاعۃ السنۃ مین بصفحہ ۳۴۵ یہ دعوی کر کے کہ "مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکھلانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین" اسکے ثبوت مین چند آیات و احادیث نقل کر کے اسکی تمثیل مین بصفحہ ۳۴۷ لغایت ۳۶۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

سیڑھی ہے مسلمانون کے لئے ممنوع نہین ہے۔ اور(۴) اہل اسلام کے لئے اقوام غیر کی نوکری بہر حال اور مطلقاً منع نہین ہے" وغیرہ وغیرہ۔

ان مضامین نے ہمکو امید ہے (چنانچہ سماع و مشاہدہ مین بھی آچکا ہے) بہت لوگون پر اثر کیا ہوگا اور ان کو تحصیل اسباب حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کی طرف جو ترقی دین کا ذریعہ ہے متوجہ کر دیا ہوگا۔ اس قسم کے مضمون ہم تین اور لکھنا چاہتے ہین۔ جنکی تحریر کا

اشاعۃ السنہ صفحہ ۹۶

یہ جو دیوانی۔ فوجداری کلکٹری پولیٹکل وغیرہ معاملات دنیاوی کے متعلق ہین۔

اور جلد سوم مین نمبر ہشتم کے ضمیمہ مین بصفحہ (۲) کہا ہے۔ "ذاتی کام (جو کسی خاص شخص سے متعلق ہو) گو ایک شخص اپنی ہی ذات سے کر سکتا ہے مگر جمہوری کام کا اتمام بدون جمہوری اجتماع و معاونت کے ممکن نہین ہے مثلاً ایک شخص اپنی ذات سے عابد یا زاہد بننا چاہے تو کسی مسجد کے حجرہ مین وہ معتکف ہو کر عابد یا زاہد بن سکتا ہے مگر کسی قوم کا ہادی یا مربی بننا چاہے تو اس امر کے لئے صرف حجرہ اور اسکی ذات کافی نہین ہے بلکہ اور انصار و اعوان کا محتاج ہوتا ہے۔ یہہ بادی النظر کا فتوے ہے اور اگر نظر غائر سے دیکھا جاتا ہے تو جن کامون کو ذاتی خیال کیا جاتا ہے ان کا اتمام و حسن انجام بھی بدون جمہوری معاونت کے ممکن نہین ہے۔

اسی عابد یا زاہد کو مسجد کے حجرہ مین دوسرا شخص کھانا نہ پہنچائے تو چند روز مین اسکو اعتکاف توڑنا پڑے۔ اسکی عبادت کے لئے کپڑا۔ بوریا۔ کوزہ کوئی بہم نہ پہونچائے تو عبادت کا قافیہ تنگ ہو جاوے۔ سر اسکا یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اسلئے وہ اپنے ہر کمال مین (ذاتی خواہ جمہوری) جمہوری معاونت کا جو تمدن کے لوازم سے محتاج ہے"۔

اور جلد چہارم مین بصفحہ ۱۱۲ کہا ہے۔ "پہلی صدیون کے مسلمان جو اصلی اسلام پر تھے انہون نے وہ ترقیان حاصل کی ہین کہ اقوام غیر نے انکی ترقی و کمالات کو تسلیم کر لیا ہے۔

ہم جلد ۲ وغیرہ کے متعدد نمبرون مین وعدہ دے چکے ہین - ایک مضمون "دنیا" جس مین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ "دنیا جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہی سونے چاندی ثروت و شوکت جاہ وحشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لئے ناموزون و نامناسب ہو - بلکہ دنیا وہ ہی جو خدا سے اور آخرت سے غافل کرے"

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن ✣ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

[illegible] صفحہ ۹

اور اُن کی شاگردی کو اختیار کیا ہی - پچھلے زمانہ کے مسلمانون مین اوہام باطلہ و خیال فاسدہ پہیل گئے تو ان توہمات و تعصبات نے انکو ترقی و کمالات سے روکا اصل مذہب اسلام کسی طرح معاشرت مین خلل انداز نہین ہے"

پہر بصفحہ ۱۲۴ اجوالکلام غیر کہا ہے - "علوم کو اگلے مسلمانون نے ایک اعلی درجہ کی تہذیب پہنچایا تھا - ہمارے مذہب کے بانی نے تحصیل علم کیطرف متعدد طرح سے لوگون کو رغبت دلائی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام کی دوسری صدی مین مسلمانون نے علوم کیطرف توجہ کی اور جہان سے انکو ملا اونہون نے علم اخذ کیا اور چند روز مین اور قومون کے لئے استاذ ہونے کی عزت حاصل کی - مسٹر ارث جرمن کے مورخ نے نہایت انصاف سی یہہ بات لکھی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچھہ کیون نہ سیکھا ہو مگر اُنہون نے اپنی قابلیت و لیاقت سے اسکو بہت کچھ ترقی دی -

ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے منقول ہی - ایک فرانسیسی عالم کا یہ قول ہی کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم و فنون اور اسباب تمدن اون مختلف قومون تک پہنچا دین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پھیل رہی ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اِس قوم عرب سے حاصل کیئے -

فنون و دستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جا کر بخوبی حاصل کیا تھا اور پھر خود اُسکو ترقی دی تھی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک

یہی اسباب دنیا اگر خدا کے قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہ سراسر دین ہین - بلکہ جو دنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دُنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو مل سکتا ہے - دُنیا اور اسبا دنیاوی کو چھوڑکر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دنیا کا نہ آخرت کا" دوسرا مضمون "اقسام ملازمت" جسمین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کی معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی - ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین -

گھڑی بطور تحفہ کے شارلمین بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تھا بھیجی تھی اور جسکا ذکر ایجین ہارڈ صاحب نے کیا ہے - مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہے * * * *

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عمدہ تھے غرضکہ آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی - یہانتک کہ یورپ نے مسلمانون ہی کی معاشرت و تمدن کو دیکھکر اسمین ترقی کی - گیارہوین کے آخر سے تیرہوین صدی تک جو صلح و لڑائیان مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین رہی ہین اسکی نسبت یورپ کے مورخون کا قول ہے کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئے اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اسی زمانہ سے اہل یورپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے اُن مشرقی قومون سے سیکھے اور شہریون کی عادتین اختیار کی اور دنیا کے حالات تحقیق کرنے کے واسطے سفر کی بنیاد ڈالی خلاصہ یہ کہ یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اسی وقت سے معلوم ہوئے جب سے وہ مسلمانون کی اُن قومون سے ملے جو تمدن اور حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین اُن سے فائق تھین -

تجارت اور زراعت مین بھی مسلمانون نے بہت ترقی کی تھی اُنکو ہمیشہ سفر کی طرف رغبت رہی جب اُنکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر بالیم تک پہونچی تو اُسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہوگئے اور فن زراعت مین تو مثل

تیسرا مضمون تعلیم انگریزی جسمین یہ بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فوائد ہین اور کیا کیا مضار اور ان کے مضار کا علاج ہے۔

یہ مضامین تحریر مین آکر شائع ہون گے تو امید ہے کہ ان مضامین کے پڑھنے کے بعد ایسے لوگ بہت ہی کم رہجائین گے۔ جو دنیاوی ترقی کو مخالف اسلام سمجھکر اس مین سعی نکرین۔

ان کے کوئی نہ تھا"۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۱۶۶ کہا ہے۔ بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہ خیال ومقال ہے کہ انگریزی پڑھنی گناہ ہے۔ پھر اس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دنیا مین عزت وترقی پیدا کرنا اور بھی سخت گناہ ہے۔ مسلمانون کو چاہیے کہ صرف دینی علوم پڑہین۔ اور علم پڑہکر خدا کی یاد وعبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریون کی بلائین پڑین۔ پس جو شخص یا جو کوئی جماعت مسلمانون کے لئے انگریزی پڑھنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنے کے لئے یہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو ان کو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیرخواہ ہرگز ہرگز نہین ہین۔

اس خیال ومقال کے دو جواب مین اوّل یہ کہ (جو بادی الرائے پر مبنی ہے) کہ اس انجمن نے ان لوگون کے لئے انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت وفاہیت حاصل کرنے کے تجویز وتائید نہین کی جو دینی علوم پڑھتے پڑہاتے ہین اور رات دن قال اللہ قال الرسول اور خدا کی ذکر ویاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا ان کے کام اور دن سے کرا دیتا ہے اور پچی پکوائی بہجوا دیتا ہے۔ بلکہ یہہ تجویز وتائید ان لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا واسباب دنیا کی طرف لگی رہتی ہے۔ ان لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دنیا ہی کے طالب ہین تو اس دنیا

اس مضمون شکریہ و مشورہ مین ہم اپنے سست و پست ہمت بہائیون کے (جواپنی قصور کا الزام مذہب یا قضا و قدر کے ذمہ لگانا اپنا مذہبی ورثہ سمجھہ رہے ہین اور بایں خیال وہ ہاتھہ پاؤن ہلانا عبث یا معصیت جانتے ہین) اس خام عذر کا جواب دینا چاہتے ہین کہ ہمارا انگریزی زبان سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرنا کیا نتیجہ دیکھتا ہے جس حالت مین سرکاری نوکریان اقوام غیر ہنود وغیرہ کے ہاتھہ مین ہین جو اسوقت ذخیل

ذلیل طور پر اور ذلیل ہوکر حاصل نہ کرین بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جس مین وہ خود بھی آسایش و عزت سے عمر بسر کرین اور اپنے اور ابنائے جنس (خصوصاً ان مولوی صاحبان و صوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کر سکین۔

دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراسی کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نہ کرین بلکہ انگریزی علوم (جنکی اسوقت دنیا مین قدر و منزلت ہے) حاصل کر کے سو دو سو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم و معصیت کی صریح معاونت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کر سکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غائر سے پیدا ہوا ہے) یہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑہنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت و رفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا بلکہ اسمین ثواب اخروی و رضاء الٰہی کا حصول بھی ممکن و متوقع ہے۔

مسلمانون کے لئے انگریزی زبان کے سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کافرون کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہی کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑہنی اور سیکھنی بھی منع ہو جاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندون کی زبان ہے۔ فارسی اہل آتش پرستونکی

[illegible] ۹۴

اور شہر کار سلطنت ہین۔

وہ جواب یہ مژدہ ہے کہ ہہا نیو ہز اکسیلنسی **لارڈ ڈفرن** گورنر جنرل وائسرائے کی فیاض گورنمنٹ نے تمہارے اس عذر کو بھی اٹھا یا ویا اور تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ کر تمکو حضیض افلاس و مذلت سے نکالنا چاہا ہے چنانچہ اپنے (انڈیا گورنمنٹ کے) **رزولیوشن** مورخہ **۱۵** جولائے کے بائیسوین فقرہ مین ہز اکسیلنسی نے صاف فرما دیا ہے کہ بہت سے عہدے

مسلمان کے استعمال مین یہ دونون زبانین پیچھے پڑ گئی ہین۔

عربی زبان بہی اگرچہ آنحضرت صلعم کے زمانہ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابوجہل و ابولہب) کی زبان تھی۔ اُن لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالی اپنی مقدس کلام (قرآن مجید) کو اس عربی زبان مین جس کو کافر بولتے تھے نازل نفرماتا۔ قرآن پر کیا حصر ہے سبھی کتابین آسمانی ہر ایک نبی پر اسی زبان مین نازل ہوئی ہین جو اس نبی کی قوم کی (کافر کیون نہو) زبان تھی چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم۔ (ابراہیم ع۱۶)	ہے ہم نے کوئی رسول نہین بہیجا مگر اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ انکے پاس ہماری وحی

و احکام بیان کرے۔

خدا تعالی کا بہرانا اور قرآن مجید وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اتارنا اسبات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کے کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکھا جاوے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکھنی منع نہین ہے۔

صحیح بخاری مین بطور تعلیق۔ اور تاریخ بخاری مین باسند زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت

عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیہود حتی کتبت للنبی صلعم	صلعم نے انکو حکم دیا کہ یہودیون کی خط و کتابت سیکھ لین۔ وہ کہتے ہین کہ مینے سیکھ لی یہانتک کہ

اس قسم کے ہین کہ جنکی بخشش لوکل گورنمنٹون عدالت ہائی کورٹ اور لوکل افسرون کے ہاتھ مین ہے - عالیجناب گورنر جنرل بہادر خواہش رکھتے ہین کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری نوکری کا واجبی حصہ نہین ملتا ہے لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہاے ہائی کورٹ حسب مواقع اس ناہمواری تعداد کو برابر کرنے کی کوشش کرینگے اور اپنے ماتحت افسرون کو تاکید کرینگے کہ جب وہ عہدہ ہاے مذکورہ بالا کے لئے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضروری خیال رکھین

کتبہ واقرأتہ کتبہم - (بخاری ص ۱)

مین آنحضرت صلعم کو یہودیون کے لئے خط لکھدیا اور انکے خط پڑھ سنا تا اور اگر یہی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا تعالی کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ شیخ ابوالحسن اشعری کا قول ہے جو کتب

وعلم آدم الاسماء کلہا (بقرہ ع ۴) -

ومن آیاتہ خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم - (روم ع ۳)

اصول و تفاسیر مین منقول ہے ان آیات قران کا کہ "خدا تعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے" اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا تعالی کی نشانیون سے ہے یہی اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین بہ تفصیل بیان کیا ہے × × × تو اس صورت مین آسانی سے جھگڑا طے ہوتا ہے کیونکہ اس تقدیر پر سبھی زبانین خدا کی زبانین ہوئین - پہر اسکی نبی اور صفی آدم علیہ السلام کین - کسی کافر کے کفر کا اسمین دخل نہوا -

اس بیان سے ( ) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکھنے کی شرع مین کوئی ممانعت نہین ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم مین بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ہندی فارسی عربی -

× × × ہان بعض انگریزی کتابون کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہین جن سے لوگون کے عقاید مسلمہ خراب ہو جاتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑھتے ہین پابندی مذہب چھوڑ دیتے ہین - مگر اسکا علاج یہہ نہین کہ انگریزی پڑھنے سے لوگون کو منع کیا جاوے یہ علاج تب کارگر ہو سکتا ہے جبکہ انگریزی کے متعلق لوگون کی غرض دنیاوی نہو اور منع کرنے سے انکا انگریزی نہ پڑھنا متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہ ہے کہ اس انگریزی کے ساتھ مذہبی

کہ گورنمنٹ کے ماتحت دفترون مین مسلمان کتنے مقرر ہین۔ اسکی کیفیت صوبجات کی سالانہ رپورٹ مین درج کرنے سے نفع حاصل ہوگا"

اسی رزولیوشن کی پیروی کرنے اور ہز اکسیلنسی کی دلی خواہش پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال نے رزولیوشن مورخہ ۱۸۔ اکتوبر شائع کیا ہے جسمین فقرات منقولہ بالا رزولیوشن انڈیا گورنمنٹ کو نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے۔ "انڈیا گورنمنٹ کی خواہشون کو

تعلیم کو بھی شامل کردین اور ان لوگون کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہین مذہبی تعلیم کے اسباب و وسائل بھی بہم پہنچاوین۔ جنکے ذریعہ سے ان کے عقائد خراب ہونے سے بچ سکین۔ × × × × × ان لوگون کا یہ خیال کہ نوکریان و دنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے۔ اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جائز نہین ہے سراسر جہالت کا نتیجہ ہے جسپر کوئی شہادت و دلالت کتاب و سنت و آثار سلف اترین پائے نہین جاتے۔

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ ضعف و غربت کو پہنچا ہے۔ انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلت و افلاس ہو رہی ہے جسکے بیان کی ضرورت نہین۔ الحق یہ لوگ باوجود دعوی دوستی و خیر خواہی اسلام۔ اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہون مثل مشہور ہے کہ "نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر ضرر رسان ہے"۔ انہی لوگون کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہین کر سکتے۔ قومی کیا شخصی کامون مین بھی عاجز اور درماندہ ہین۔ ہم نے اس کی تصدیق و تائید مین چند حالات و واقعات کا بیان کر کیا ہے کہ "اگر سبھی لوگ اس دنیا سے دست بردار ہو کر مفلوک ہو جائین اور کسب و تجارت چھوڑ کر ان کی طرح ننگ ہو جاوین تو ان حضرات کو اپنے خیال کی غلطی کا یقین ہو جاے جبکہ ان کو ہدیہ

ضمیمہ اشاعۃ صفحہ ۹۶

برلانے کے لیئے بنگال گورنمنٹ نے رونیو بورڈ افسران صیغہ جات سرکاری اور لوکل افسران
سے استدعا کی حتی کہ سرکاری عہدون پر مسلمانون کے تقرر کی کیا حالت ہے اس کو وہ
دریافت کرکے رپورٹ کرین اور یہ بھی لکھین کہ جس مقام مین مختلف فرقہ کے سرکاری
ملازمان کی تعداد مین ناہمواری ہے اسکو برابر کرنے کے لئے کیسے مواقع پیش آتے ہین
اور آیا تقرر کے موجودہ ضوابط و قواعد کسی طرح پر مسلمان امیدواروں کے لئے

روز انہ اور فی سبیل اللہ آدمیان بند ہو جائین''۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۱۳۵ بجواب اس سوال کے کہ کفار کی نوکری مسلمان کو جائز ہے یا ناجائز۔ اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھ فرق ہے یا نہیں لکھا ہے ''جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اُسمین انکو نوکری (مسلمان کی ہو خواہ اور مذاہب والون کی) بھی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسی کی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بھی جائز نہین۔ اسمین کفر و اسلام کو کچھ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھہ فرق نہین۔ جواز و عدم جواز کا مدار و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے۔ پھر جس کام کو ناجائز قرار دین اس کا بالیقین ناجائز ہونا ضروری ہے عدم جواز کا محتمل ہونا کافی نہین لہذا جو کام جواز و عدم جواز دونو کا احتمال رکھتا ہے اور مسلمان کو اسکے عدم جواز کا علم نہین ہے وہ کام اسکو بجائے خود یا کسی کی نوکری سے کرنا ناجائز نہوگا''

پھر اسکی مثالین کتاب و سنت سے اور اسپر دلیلین بکثرت نقل کی ہین جو ۲۶ صفحہ مین تمام ہوئی ہین۔

اور جلد ششم مین ایک حکیم کے اقوال نقل کرکے اسکے نتائج کیطرف مسلمانون کو متوجہ کیا اور بصفحہ ۲۶۳ کہا ہے ''مسلمان (جنکو نتائج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دنیاوی حالت دو فریق ہین۔ ایک تو وہ